KITABISTAN.BLOGSPOT.COM

حسنِ ترتیب

☆......محبت کرنے والا شاعر (وحید احمد زمان) ---------------- 11
☆......تیسری ملاقات (زاہد ہما) ---------------- 15
☆......پیش لفظ ---------------- 17
☆......تیرے سوا نہیں ہے کوئی کارساز مولا (حمد) ---------------- 19
☆......بہار بن کر حضور آئے مہک اُٹھی انجمن میں خوشبو (نعت) ---------------- 21
☆......آنکھ کی دھرتی میں کوئی خواب بونا چاہیے ---------------- 23
☆......تبسم میں ادائے گل، اداؤں میں قیامت تھی ---------------- 25
☆......وہ چلتے چلتے آ پہنچا ہے دیوار محبت تک ---------------- 27
☆......وہ خاور رُخ سحر کی جب کرن پھوٹی تو یاد آیا ---------------- 29
☆......ہوا زیب گلو آنچل سجا گلفام رنگوں سے ---------------- 31
☆......تری نظر میں حسیں محبت کی کہکشاں جھلملا رہی ہے ---------------- 33
☆......میں کیسے تری یاد کے مہتاب سمیٹوں ---------------- 35
☆......شب فراق (نظم) ---------------- 37
☆......ہوتے ہیں کم ایسے چہرے ---------------- 39
☆......چہرہ گلاب سا خو صیاد کی طرح ہے ---------------- 41

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

☆ ......وہ آئے ہیں یا اثر سمٹ کر مری دعاؤں میں آ گیا ہے ---------- 43

☆ ......اچھی لگتی رہی اندھیرے میں ---------- 45

☆ ......گلاب کھلتے ہیں رُخ پہ، آتی ہیں یاد جب بھی سہانی باتیں ---------- 47

☆ ......ملے بھی ہم کبھی اگر، اُدھوری گفتگو رہی ---------- 49

☆ ......پاس رہ کر بھی فاصلہ ہے ابھی ---------- 51

☆ ......زندگی جیت نہیں پائے گی اس بار مجھے ---------- 53

☆ ......سب کچھ نثار آپ پہ کرنے کے بعد بھی ---------- 55

☆ ......ترے بغیر یہ حالت ہے بے قراروں کی ---------- 57

☆ ......وہ جو جانِ بہار لوٹ آئے ---------- 59

☆ ......نہیں ہوں پھر بھی مجھے دریچوں سے اب تلک جھانکتا ہے کوئی ---------- 61

☆ ......گل کے پیراہنِ رنگیں کو قبا ڈھونڈے گی ---------- 62

☆ ......سب عاشق ہیں، دیوانے ہیں، بلبل، پروانہ اور میں ---------- 63

☆ ......کرتے ہیں تیرے روپ کو جھک کر سلام پھول ---------- 65

☆ ......مزاج اس کا ہے اک پہیلی تو چہرہ واضح کتاب بھی ہے ---------- 67

☆ ......تو آ کہ دل ہے بہت بے قرار تیرے لیے ---------- 69

☆ ......ہم نے اُن سے دل لگا کر بھر لیے دامن میں رنگ ---------- 71

☆ ......یہ نہیں ہے شکوہ کہ میری بے وفا سنتا نہیں ---------- 73

☆ ......مجھ سے وحشت ہے تو پھر خواب میں آتے کیوں ہو ---------- 75

☆ ......تری کمی رہے گی (نظم) ---------- 77

☆ ......میں وہ آنسو ہوں جو پلکوں پہ بسر کرتا ہوں ---------- 79

☆ ......قیدِ تنہائی کا اک قیدی ہوں میں ---------- 81

☆ ......ایک وابستہ ہے محشر تیری رعنائی کے ساتھ ---------- 83

☆ ......دورِ وصال میں بھی ملنے کی آس رکھنا ---------- 85

☆ ......ہم دکھیارے شب بھر روئے ---------- 87

☆ ......چاہنے والوں سے تکرار بڑی لگتی ہے ---------- 89

☆ ......ہے دل والوں پہ کیا گزری مری جاں دیکھ سکتے ہو ---------- 91

☆ ......غموں کے کر کے مجھے حوالے وہ شخص جانے کہاں گیا ہے ---------- 93

☆ ......اُٹھیں کچھ اس ادا سے، اک قیامت ڈھا گئی آنکھیں ---------- 95

☆ ......اندھیارے برفیلی رُت کے ---------- 97

☆ ......مرا خط کر کے پرزے یوں ستمگر پھینک دیتا ہے ---------- 99

☆ ......چہرہ بُجھا، اداس نظر، کچھ نہ کچھ تو ہے ---------- 101

☆ ......وہ جگنو سی ادائیں لے کے پیکر سامنے آیا ---------- 102

☆ ......ایک انجانی کسک سے واسطہ رکھنے لگے ---------- 103

☆ ......دستِ خواہش کو ضرورت کا عطا ہو جانا ---------- 105

☆ ......ہے یہ اعجاز چاہت کا فقط حدِ نظر وہ ہے ---------- 107

☆ ......جو چشم شاخ سے غنچہ نکلنے والا تھا ---------- 109

☆ ......یا تو محبتوں کا گلہ گھونٹ دیجیے ---------- 111

☆ ......پیامِ نورِ سحر (نظم) ---------- 113

☆ ......کاش آئے پھر ایسی نیند ---------- 115

☆ ......سرور سا بھی ہے دل میں، نظر بھی گھائل ہے ---------- 117

☆ ......یہ ناز قیامت ہیں تیرے نازوں کو نظر لگ جائے گی ---------- 119

☆ ......چاندنی راتیں تری، یہ دلنشیں گلشن ترا ---------- 121

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

☆......دونوں ہی بے وجہ کسی ضد پر اڑے رہے ---------- 123

☆......ساتھی تنہا چھوڑ گیا ہے ---------- 125

☆......عالمِ فانی میں کب ملتی ہے ہستی بار بار ---------- 127

☆......گلہ نہیں ہے کہ غیروں نے غم بٹایا نہیں ---------- 129

☆......زندگی اضطراب ہو جیسے ---------- 131

☆......نہ جانے کیوں وہ ہم سے ان دنوں بگڑا سا رہتا ہے ---------- 133

☆......میرا اپنا کوئی تو ہے ---------- 135

☆......دل میں اس کا خیال آیا ہے ---------- 137

☆......نانی اماں کی یاد میں (نظم) ---------- 140

☆......دردِ محرومی (نظم) ---------- 141

☆......دلِ عاشق نامراد ---------- 143

☆......دھنک تیرے لئے (نظم) ---------- 146

☆......رموزِ فطرت (نظم) ---------- 149

☆......وہ خط (نظم) ---------- 153

☆......دولت (نظم) ---------- 157

☆......یہ گردشِ دوراں کے غم ہیں، پلکوں پر سجالو، سو جاؤ ---------- 159

محبت کرنے والا شاعر

شاعری قلبی واردات کے اظہار کا سب سے خوبصورت ذریعہ ہے جو خالصتاً خداداد ہے، موجودہ دور میں اگرچہ شاعری میں نت نئے تجربات ہوئے ہیں اور ہو رہے ہیں۔ بحروں، اوزان، ردیف اور قافیہ سے آزاد شاعری کی کوششیں ہوئیں لیکن غزل اپنی تمام تر خوبصورتیوں اور رعنائیوں کے ساتھ جلوہ افروز رہی، بلکہ یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ شاعری میں نت نئے تجربات نے غزل کی اہمیت اور خصوصیت کو اور بھی واضح اور اجاگر کر دیا ہے، غزل کا دامن وقت کے ساتھ ساتھ کشادہ سے کشادہ تر ہوتا چلا گیا۔ آج کی غزل زندگی کے تمام تر پہلوؤں کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ غزل گو شعراء روایت کے پہلو میں بیٹھ کر اور تمام تر حدود و قیود کی مکمل پاسداری کرتے ہوئے غزلوں میں جدت کے رنگ بکھیر رہے ہیں، آج کے شعری ادب کا ایک خوشگوار پہلو یہ بھی ہے کہ جہانِ شاعری میں نو واردان میں سے زیادہ تر کا رجحان غزل کہنے اور لکھنے کی طرف ہے

جاوید عادل شاعری میں اب نو وارد نہیں رہا کیونکہ اس کا پہلا شعری مجموعہ ''گردابِ غم'' کے نام سے منظرِ عام پر آ کر داد و تحسین حاصل کر چکا ہے، جاوید عادل عرصہ دراز سے بسلسلہ روزگار دیارِ غیر میں آباد ہے۔ جب بندہ اپنی مٹی اور اپنے لوگوں سے دور ہوتا ہے تو اسے یہ دوری کہیں چین نہیں لینے دیتی، یہ بے چینی اور بے قراری جب بڑھتی ہے تو تڑپ بن جاتی ہے اور یہ صورتحال جب کسی شاعر کو درپیش ہوتی ہے تو وہ اپنے جذبات و احساسات کو لفظوں کا روپ دے کر شعری قالب میں ڈھال دیتا ہے جس سے اسے سکون و اطمینان کے لمحات میسر آتے ہیں اور یہ لمحات ہی اس کا سرمایۂ حیات بن جاتے ہیں، میں نے جاوید عادل کی پہلی کتاب دیکھی ہے اور اس کے بعد

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

کی شاعری جو ''ساون کے آخر میں'' کی صورت میں منظرِ عام پر آ رہی ہے وہ بھی پڑھی ہے، میں آج تک جاوید عادل سے بالمشافہ نہیں ملا لیکن اس کی شاعری سے اس کا جو امیج سامنے آتا ہے اس سے یہی لگتا ہے کہ آج کے لمحہ لمحہ رنگ بدلتے دور میں بھی وہ اپنی روایات سے محبت کرتا ہے، اپنی مٹی سے محبت کرتا ہے اور اپنے لوگوں سے محبت کرتا ہے۔ محبت سے بھرپور یہ شخص اپنوں کی عدم توجہی اور لاپرواہی پر ان سے گلہ بھی کرتا ہے لیکن اُن سے کبھی ناراض نہیں ہوتا، وہ بے اعتباری کے خزاں رسیدہ موسموں میں بھی اعتبار اور بھروسے کے پھولوں کو مرجھانے نہیں دیتا

جاوید عادل کا تازہ شعری مجموعہ ''ساون کے آخر میں'' کے بہت سارے شعر قاری کے قلب و ذہن پر خوشگوار اثرات مرتب کرتے ہیں مجھے ذاتی طور پر اس کی چھوٹی بحروں کی غزلوں (جو سہلِ ممتنع میں کہی گئی ہیں) کے بعض اشعار بہت اچھے لگے جس میں جاوید نے نہایت سادگی سے نہایت ہی عمدہ انداز میں بات کی ہے، مثال کے طور پر اس کے یہ اشعار دیکھئے!

مجھ کو دنیا کہنے والا
میری دنیا چھوڑ گیا ہے

میرا اپنا ، کوئی تو ہے
گو ہے سایہ ، کوئی تو ہے

اُن پلکوں پر آنسو جیسے
جگنو گیلی گیلی رُت کے

بے خودی کے چراغ روشن ہیں
آنکھ کے سرمئی اندھیرے میں

آپ نے محسوس کیا ہوگا کہ وہ اپنے احساسات و جذبات کا کتنے سادہ الفاظ اور سادہ انداز میں نہایت خوبصورتی سے اظہار کرنے کا ہنر جانتا ہے۔ اس نے یہی سلیقہ درمیانی اور قدرے طویل بحروں میں بھی برتا ہے اور اس میں وہ بہت حد تک کامیاب بھی رہا ہے ''ساون کے آخر

میں'' میں ایسے اشعار کی اچھی خاصی تعداد موجود ہے جو قاری کو تادیر اپنے حصار میں لئے رکھتے ہیں۔ چند اشعار ملاحظہ کیجئے

طبیعت سے اگر جائے نہ رنگینی عجب کیا ہے
کہ میں نے سادگی میں بھی لیا ہے کام رنگوں سے

جہاں ہر قبر مظلومی کا افسانہ سناتی ہے
مری آنکھوں میں وہ شہرِ خموشاں دیکھ سکتے ہو

اندھیرے اوڑھ کے سویا ہے سوچ کا جنگل
کسی خیال نے اب کے مجھے رلایا نہیں

اب تو بنا لیا ہے ہر شخص نے یہ شیوہ
چہرے پہ مسکراہٹ دل میں گھٹاس رکھنا

سینچا ہے خوں کی بوندوں سے گلستاں سخن کا
ہر شعر مجھ کو اپنی اولاد کی طرح ہے

غموں کے کر کے مجھے حوالے وہ شخص جانے کہاں گیا ہے
لگا کے میرے لبوں پہ تالے وہ شخص جانے کہاں گیا ہے

خلوص تھا بے مثال جس کا ، جدا تھا جس کا جمال سب سے
وہ جس کے انداز تھے نرالے ، وہ شخص جانے کہاں گیا ہے

جو بھٹک کر آ گئی ہو دشتِ غیر
اس سسکتی کونج کا ساتھی ہوں میں

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

نجانے عشق کی منزل ہے کس مسافت پر
یہ سنگِ میل فقط اک فریبِ منزل ہے

غم کے بادل قید رکھے دل میں کب تک آدمی
جب ملے کاندھا کوئی جی بھر کے رونا چاہیئے

دراصل جاوید کا اندازِ سخن کچھ ایسا ہے کہ پڑھنے والا محسوس کرنے لگتا ہے جیسے یہ اس کی اپنی قلبی واردات ہے اور یہ بات بذاتِ خود جاوید عادل کی کامیابیوں کی نوید سنا رہی ہے

وحید احمد زمان

چیف ایڈیٹر
ہفت روزہ "حُسنِ قلم"۔
ماہنامہ "فرسٹ آپشن"

تیسری ملاقات

"ساون کے آخر میں" کی شاعری کے مطالعے کے دوران جاوید عادل سے میری تیسری ملاقات ہو رہی ہے۔

یادش بخیر، مجھے بڑی اچھی طرح یاد ہے کہ آج سے چار برس پرے، ڈسٹرکٹ انفارمیشن آفیسر کی حیثیت سے جب میری تعیناتی ضلع منڈی بہاؤالدین ہوئی اور میں زندگی میں پہلی بار اس شہرِ باکمال سے متعارف ہوا تو انہی دل پذیر ساعتوں میں کہیں اپنے ہی ہمزاد کی دریافت کے دوران مجھے ساجد نصیر ساجد اور جاوید عادل کے نام سننے کو ملے۔ یہیں پر اپنی شبانہ روز بے سمت مسافتوں کے دوران ضلع منڈی بہاؤالدین کے ایک پُر حجاب، کم آمیز مگر قابلِ فخر اور باکمال لوک گلوکار ممتاز رائیکہ کے گائے نہایت من موہنے اور رسیلے گیت "چھن چھن چھنکن ونگاں" کی اعلیٰ پائے کی شاعری کے بارے میں پوچھنے پر پتہ چلا کہ یہ منڈی ہی کے ایک نوجوان شاعر ساجد نصیر ساجد کا کلام ہے تو میں نے رائیکہ سے کہا کہ مجھے اس خوبصورت شاعر دوست سے ضرور ملوانا۔ بعد میں ملاقات ہوئی تو اس کی زبانی سُنا کہ جاوید عادل اس کے بھائی ہوتے ہیں، بڑے اچھے شاعر ہیں اور آج کل تلاش معاش میں جرمنی میں مقیم ہیں۔ بعد کو جاوید عادل کا ذکر میں فخرِ منڈی بہاؤالدین حکیم افتخار فخر کی محفلوں میں بھی کافی سنا کیا۔

اور پھر سہاوا ابولانی میں مقامی ہائی سکول کی ایک خوبصورت شام تو مجھے زندگی بھر نہیں

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

بھولے گی جہاں جاوید عادل کی ''گردابِ غم'' کی تقریبِ رونمائی اور بعد ازاں ایک شاندار مشاعرے میں مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے شرکت کے دوران نہ صرف جاوید عادل سے غائبانہ دوستی استوار ہوئی، یہیں پر یارِ طرحدار، وحید احمد زمان سے بھی بعد مدت یادگار ملاقات ہوئی جو بعداً زندگی بھر کی دوستی میں بدل گئی اور آج جاوید عادل سے بزبانِ شعر پھر ایک بار یہ تیسری ملاقات ہو رہی ہے۔

بظاہر کتنے ہی کڑے کوسوں کا سفر ہمارے درمیان حائل ہے مگر ان کی نرم و صبیح شاعری کی شبنم فکر و احساس ہی نہیں میری روح تک کو بھگو رہی ہے۔ معصومیت، تحیر، سادگی، سلاست اور روانی جاوید عادل کے شعری اسلوب کے بنیادی عناصر ہیں جن کے بل بوتے پر بڑے سے بڑے الہامی خیال کو اس نے نہایت ماہرانہ چابکدستی سے نہایت سادہ و پرکار اور دلنشین پیرائے میں بزبانِ شعر یوں ادا کیا ہے کہ از دل خیزد و بر دل ریزد والی کیفیت پیدا کئے بغیر نہیں رہ سکا۔

جاوید عادل کی شاعری میں جا بجا معصوم اور سچے رومانی جذبے، پرتاثیر وارداتِ قلبی اور ایک باوقار دردمندی کی باہمی آمیخت نے اُن کے شعری اسلوب کو چار چاند لگا دیئے ہیں جس سے ان کی شاعری کی تاثیر دوچند اور کیف آور فضا کا نشہ سہ آتشہ ہو گیا ہے۔

زاہد ہما

پبلک ریلیشنز آفیسر ٹو منسٹر فار انفارمیشن ٹیکنالوجی
حکومت پنجاب

پیش لفظ

یوں تو میرا تعارف میری پہلی کتاب ''گردابِ غم'' کے ذریعے کسی حد تک ہو چکا ہے جن قارئین تک میری پہلی کتاب پہنچ نہیں پائی اس کتاب کا تعارفی صفحہ دراصل ان کیلئے ہے۔ ''گردابِ غم'' کو جتنی بھی پذیرائی حاصل ہوئی سچ بات ہے کہ اس حوصلہ افزائی نے میرے اندر ایک جہانِ تازہ پیدا کیا اور میں نے پہلے سے بہتر لکھنے کی کوشش کی ہے۔

دیارِ غیر میں ایک عرصہ سے مقیم ہونے کے باوجود طبیعت پر مغربی روایت اور تہذیب اثر انداز نہیں ہو سکی اور دل و دماغ میں اپنی روایات و اقدار کی خوشبو اور اپنی سرزمینِ پاک کی محبت رچی بسی ہے ۔ اور سچی بات ہے کہ فقط جسم پردیس میں ہے لیکن روح اپنے وطن اور اپنے لوگوں میں ہوتی ہے۔ اور یہی ناز ہمارا اعزاز ہے۔ کہ ہم پردیس میں رہ کر بھی اپنے کرب و غم اور خوشی و مسرت کے جذبات کا اظہارِ شعر کے پیراہنِ حسیں کے ذریعے کر لیتے ہیں۔

اصلاحِ احوال کے جذبہ کے پیشِ نظر کہیں کہیں میں نے اپنے معاشرے کی خامیوں اور کوتاہیوں کو بھی اپنے اشعار کا موضوع بنایا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر کسی ایک بھی شخص کیلئے میرا کوئی شعر یا مصرعہ رہنما یا آئینہ ثابت ہوتا ہے تو میں یہ سمجھوں گا کہ اس رائیگانی کے دور میں بھی میری محنت رائیگاں نہیں گئی۔

آخر میں ہفت روزہ ''حسنِ قلم'' اور ماہنامہ ''فرسٹ آپشن'' کے چیف ایڈیٹر اور معروف شاعر جناب وحید احمد زمان کا تہہ دل سے ممنونِ احسان ہوں۔ جن کی محبت، محنت اور توسط سے یہ کتاب آج آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

جاوید عادل

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

طبیعت سے اگر جائے نہ رنگینی عجب کیا ہے
کہ میں نے سادگی میں بھی لیا ہے کام رنگوں سے

حمد باری تعالیٰ

تیرے سوا نہیں کوئی کارساز مولا
تُو ذِی وقار حاکم تو بے نیاز مولا

آتا نہیں نظر بھی اور چارسو بھی ہے تو
کُھلتا نہیں کسی پر بھی تیرا راز مولا

رہتی ہیں دور اس سے دنیا کی سب بلائیں
کرتا ہے جس بشر کو تُو سرفراز مولا

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

ہے بے کسوں کو تیری رحمت کا ہی سہارا
ہے بے بسوں کا اک تو ہی چارہ ساز مولا

دریا ، پہاڑ ، انساں ہیں تیرے ہی ثنا خواں
گو ان میں ہر طرح سے ہے اِمتیاز مولا

نعت رسول مقبول ﷺ

بہار بن کر حضور آئے مہک اٹھی انجمن میں خوشبو
چلی صبا تو بکھر گئی موجِ گُل سے سارے چمن میں خوشبو

کرم ہوا تو یہاں کی ٹھنڈی ہوا نے چومے وہ زلف و عارض
اِسی نوازش سے آج پھیلی ہوئی ہے میرے وطن میں خوشبو

وہیں حرم ہے ، وہیں ملائک ، وہیں محمدؐ ، وہیں مدینہ
اے سرزمینِ حجاز ، فردوس کی ہے تیرے بدن میں خوشبو

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

ہے آرزو جب یہ جان نکلے لبوں پہ زیبا ہو اسمِ احمدؐ
اسی وساطت سے تاقیامت رہے گی سارے کفن میں خوشبو

درود پڑھتی ہیں دھڑکنیں جب، مہکنے لگتا ہے میرا سینہ
یہ دل ہی عادل سراپا گُل ہو تو کیوں نہ ہو پیرہن میں خوشبو

★★

آنکھ کی دھرتی میں کوئی خواب بونا چاہیے
زندگی کا کچھ تو نصب العین ہونا چاہیے

غم کے بادل قید رکھّے دِل میں کب تک آدمی
جب ملے کاندھا کوئی جی بھر کے رونا چاہیے

لذّتِ غم تو نہ چھینو گر علاجِ غم نہیں
دِل تو بچہ ہے اِسے کوئی کھلونا چاہیے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

آنے والوں کے لئے خود رہنما ہوں راستے
آبلوں کو یوں کفِ پا میں پرونا چاہیے

رکھے سرگرم عمل جس کی خلش انسان کو
خار ایسا دل کے دامن میں چبھونا چاہیے

داغ لگ جائے اگر دامن پہ کوئی بدنما
آنسوؤں سے وہ دھلے یا خوں سے دھونا چاہیے

پھول عادل کیا اگیں گے پتھروں کے کھیت میں
بیج، جیسی ہو زمیں ویسا ہی بونا چاہیے

**

تبسّم میں ادائے گل ، اداؤں میں قیامت تھی
تمہارا ٹوٹ کر ملنا محبّت کی علامت تھی

ترا ترکِ تعلّق دل کی بربادی کا موجب ہے
یہ دِل آباد تھا جب تک مری دنیا سلامت تھی

صدائے دِل دبا دینے میں ماہر ہو گئی دنیا
وہ دِن بھی تھے کہ کام آتی ضمیروں کے ملامت تھی

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

وہ اپنے روبرو ہوتی تھیں جب بھی دلنشیں آنکھیں
تو دِل کو بھول جاتی پھر حدیثِ استقامت تھی

کُھلے ہیں رازِ قربت اُس کے تجھ پر دیر سے عادل
حقیقت میں وہ دھوکہ تھا بظاہر جو ندامت تھی

**

وہ چلتے چلتے آ پہنچا ہے دِیوارِ محبّت تک
کہ الفت کھینچ لائی اُس کو اِظہارِ محبّت تک

تری باتوں میں پہلے سا تکلّف غیر فِطری ہے
جھجک حائل ہوا کرتی ہے اِقرارِ محبّت تک

میں اس ڈر سے غمِ دُنیا کو رکھتا ہوں جُدا دِل میں
نہ جا پائے ضرورت کوئی بازارِ محبّت تک

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

اُڑانیں مجھ کو رکھتی ہیں بھرم کے آسمانوں پر
کرم لے آئے ہیں یوں عرشِ پندارِ محبّت تک

گلے میں اس کے دنیا پھر بھی پھندا ڈال لیتی ہے
جو چل کر سر کے بَل آتا نہیں دارِ محبّت تک

جو عادل دل لگے گا تو تبسّم روٹھ جائیں گے
عروجِ شادمانی ہے فقط دارِ محبّت تک

**

وہ خاورِ رُخ سحر کی جب کرن پھوٹی تو یاد آیا
گلابوں کے نگر میں چاندنی بکھری تو یاد آیا

وہ جس کی دیکھ کر آنکھیں فضا مخمور ہوتی ہے
سہانے ساز پر کوئی غزل چھیڑی تو یاد آیا

وہ جس کے سرخ ہونٹوں کی چمن قسمیں اُٹھاتے ہیں
بہاروں میں کبھی کوئی کلی مہکی تو یاد آیا

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

بچھڑنے کی کسک سے ساحلوں پر بیٹھ کر رونا
ندی کے جب کنارے کوئی کُونج اُتری تو یاد آیا

بُھلا بیٹھے تھے ہم تو وہ عذابِ انتظار اب تک
ترا وعدہ، کسی نے جب قسم کھائی تو یاد آیا

وہ اُس کی گفتگو کا ڈھنگ، اُس کا دلنشیں لہجہ
سَحر کے وقت کوئل باغ میں بولی تو یاد آیا

کبھی عادل ہمیں بھی نسبتیں تھیں اُس کلائی سے
کسی کے ہاتھ میں چوڑی کبھی کھنکی تو یاد آیا

**

ہوا زیبِ گلو آنچل سجا گلفام رنگوں سے
بڑی نکھری ہوئی ہے گیسوؤں کی شام رنگوں سے

بُھلا دیں گے اسے سوچا ہی تھا ساون کے آخر میں
کہ بارش لکھ گئی پھر اُس حسیں کا نام رنگوں سے

زیارت جب بھی کی اُس شوخ کی، اِن سُونی انکھوں نے
مزّین ہو گئے پلکوں کے وِیراں بام رنگوں سے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

وہ اِس انداز سے چنچل ادا آتا ہے ملنے کو
مچا دیتا ہے جذبوں میں عجب کہرام رنگوں سے

طبیعت سے اگر جائے نہ رنگینی عجب کیا ہے
کہ میں نے سادگی میں بھی لیا ہے کام رنگوں سے

اُتر آئی دھنک اُس کی نگاہوں میں حیا بن کر
ہوئیں جب چار نظریں جھلملائے جام رنگوں سے

انہیں اب بھی بہاریں دیکھتی ہیں کتنی حسرت سے
وہ ہم نے جن درختوں پر لکھے تھے نام رنگوں سے

بھرے پھولوں سے دامن یا چلے تلوار مقتل میں
مزہ عادل ہے، افسانے کا ہو انجام رنگوں سے

✶✶

تری نظر میں حسیں محبّت کی کہکشاں جھلملا رہی ہے
تمہاری معصوم مسکراہٹ نئی قیامت جگا رہی ہے

مرے مقدّر کی داستاں میں ہے آنیوالا حسیں تغیّر
نوید میری نظر کو اے جاں نظر تمہاری سنا رہی ہے

دل و نظر میں سما گئے ہیں وہ پچھلی رُت کے تمام منظر
کہ میری سانسوں سے اب بھی خوشبو تمہارے آنچل کی آ رہی ہے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

ابھی تو پہلا قدم ہی رکھّا ہے چاہتوں کے نگر میں میں نے
کسک یہ انجان خواہشوں کی ، ابھی سے مجھ کو ستا رہی ہے

جدا تھے تم تو مسرّتوں کی سُنی تھی آہٹ نہ کوئی دستک
مِلے ہو تم تو ہَوا ترانے خوشی کے اَب گنگنا رہی ہے

مچلتی انجان آرزو کو سکوں نہیں ہے کسی بھی صورت
تڑپ تمہارے مِلن کی دِل میں عجیب ہلچل مچا رہی ہے

وجود تیرا ہے اِک پہیلی ، بہار رُت کی ہے تو سہیلی
ہیں چاند تارے گواہ ، داسی تمہارے گھر کی صبا رہی ہے

وہ جس نے دستور کے ترازو پہ عدل تولا ہے بن کے عادل
اُسی کے آگے جُھکا زمانہ ، اُسی کی دنیا سدا رہی ہے

★★

میں کیسے تری یاد کے مہتاب سمیٹوں
کچھ اور بکھر جاتے ہیں جب خواب سمیٹوں

الفت میں مجھے ہو گئی تہمت سے محبّت
ہر روز نئے ، عشق میں القاب سمیٹوں

یہ غم کے ہیں دریا ، انہیں بہنا ہی ہو گا
پلکوں پہ میں کس طرح یہ سیلاب سمیٹوں

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

وہ ترکِ تعلّق کی وجوہات بڑھائے
میں ترکِ ملاقات کے اسباب سمیٹوں

دل ڈوب رہا ہے تری زلفوں کے بھنور میں
آ پاس کہ انگلی پہ یہ گرداب سمیٹوں

اس شوخ کی فطرت تو ہے پارے کی سی عادل
ہاتھوں سے نکل جاتا ہے ، سیماب سمیٹوں

شبِ فراق

دل سے لے کے تڑپ کا عطیہ
دیتی ہے آہوں کا تحفہ
اسکے من کو بھائے بِرہن
تن من ڈستی جائے بَیرن

دل دھڑکاتی ہے ہر آہٹ
نااُمّیدی کروٹ کروٹ
آنکھ سے چھلکاتی ہے ساون
تن من ڈستی جائے بَیرن

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

نیند کی پریاں اس سے برہم
شب بیداری اس کی ہمدم
وصل کی شب ہے اس کی سوتن
تن من ڈستی جائے بیرن

درد کی بین بجاتی آئے
کرب کے گیت سناتی جائے
دشتِ سوز و غم کی جوگن
تن من ڈستی جائے بیرن

یوں تو بس اک شب جیسی ہے
سال سے بھی لیکن لمبی ہے
عادل تنہائیوں کی دلہن
تن من ڈستی جائے بیرن

**

ہوتے ہیں کم ایسے چہرے
بولتی آنکھیں ، ہنستے چہرے

کوئی خوف تو ہے لوگوں میں
ویراں آنکھیں ، پیلے چہرے

اپنی دھرتی سب سے اچھّی
اپنی بولی ، اپنے چہرے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

اپنوں کی پہچان ہے مشکل
چہروں پر ہیں جھوٹے چہرے

نیّت ، دل ، ایمان ہیں مَیلے
اوپر سے ہیں اُجلے چہرے

نامحرم لگنے لگتے ہیں
سچّی جھوٹی بات سے چہرے

یاد آتے ہیں تنہائی میں
عادل بھولے بسرے چہرے

✶✶

چہرہ گلاب سا خو صیّاد کی طرح ہے
کرتا کرم بھی وہ تو بے داد کی طرح ہے

سینچا ہے خوں کی بوندوں سے گلستاں سخن کا
ہر شعر مجھ کو اپنی اولاد کی طرح ہے

اُلجھے تو ڈور چاہت کی ہُو بہو ہے ریشم
جائے اگر سُلجھ تو فولاد کی طرح ہے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

اسباب کے نہیں ہیں تابع خیال تیرے
رغبت مری لگن کی اِک یاد کی طرح ہے

آگے قدم بڑھا کر ہوتا نہیں ہے پسپا
میرا جنوں بھی میرے ہمزاد کی طرح ہے

دانستہ اُس کو کھونا پھر یاد کر کے ہنسنا
عادل یہ طرزِ غم اِک ایجاد کی طرح ہے

**

وہ آئے ہیں یا اثر سمٹ کر مری دعاؤں میں آ گیا ہے
بہار کا رنگ میرے گلشن کی اب خزاؤں میں آ گیا ہے

صدا میں کوئل کا ہے ترنم، حیا میں پھولوں کا رنگ ہے شامل
تمام گلشن کا حُسن جیسے تری اداؤں میں آ گیا ہے

جہاں ہیں مجبوریوں کے ڈیرے جہاں تسلّط ہے بے کلی کا
کہ ضبط کا میرے اڑ کے پنچھی انہی فضاؤں میں آ گیا ہے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

تھی جن کے سائے سے بھی محبّت انہی سے نفرت سی ہوگئی ہے
نہ جانے یہ انقلاب کیسا تری اداؤں میں آ گیا ہے

یہ پھر کوئی چال ہے کسی کی یا رنگ لایا ہے صبر میرا
یہ کیسے عنصر عنایتوں کا تری جفاؤں میں آ گیا ہے

تمہاری چاہت میں گھر سے نِکلا تھا پھر جو لَوٹا نہیں ہے عادل
وہ کِن مصائب میں گِھر گیا ہے، وہ کِن بلاؤں میں آ گیا ہے

**

اچھّی لگتی رہی اندھیرے میں
چاند کی چاندنی اندھیرے میں

رات کو جب ترا خیال آیا
ہوگئی روشنی اندھیرے میں

بے خودی کے چراغ روشن ہیں
آنکھ کے سرمئی اندھیرے میں

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

میں یہ سمجھا کہ آپ آئے ہیں
جب بھی آیا کوئی اندھیرے میں

پیڑ بھی تھک کے سو گئے لیکن
شمع جلتی رہی اندھیرے میں

کرتے ہیں تیری یاد کی عادل
رَتجگے بَندگی اندھیرے میں

★★

گلاب کھلتے ہیں رُخ پہ، آتی ہیں یاد جب بھی سہانی باتیں
پرانے قصّے، پرانی یادیں، پرانے چہرے، پرانی باتیں

مٹا ہی دیتا ہے وقت اِک دن تمام پچھلی نشانیوں کو
جو پاس رہ جاتی ہے نشانی کوئی تو وہ ہے نشانی، باتیں

وہ یاد آتا ہے جب بھی گُل رو، مہکتی ہے یاد بن کے خوشبو
ادا میں شوخی، صدا میں جادو، وہ بھولا چہرہ، سیانی باتیں

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

تھے کس قدر دلنشیں، سہانے، وہ چاہتوں کے حسیں زمانے
بڑے ہُنر سے جتانی باتیں، بڑے ہُنر سے چھپانی باتیں

وہی ہے میری وفا شعاری ، وہی تمنائے جاںنثاری
وہی تری بدگمانیاں ہیں ، وہی تری امتحانی باتیں

زباں سراپا چمن بنے گی فروغِ حُسنِ بیان ہوگا
کسی سے سنتا ہوں اس کی باتیں سنے وہ میری زبانی باتیں

صدا میں لرزش بھی ہے مسلسل، ہو مدّعا سے بھی تم گریزاں
بتاؤ عادل سنے وہ کب تک تمہاری یہ بے معانی باتیں

**

مِلے بھی ہم کبھی اگر ، اُدھوری گفتگو رہی
اُسے بھی آرزو رہی ، مجھے بھی آرزو رہی

نہ دل میں کوئی گُل کِھلا ، نہ کوئی باوفا مِلا
چمن تھے پھر بھی جا بجا ، تلاشِ رنگ و بو رہی

ہے شانِ حُسن وفن وہی ، ہے جانِ انجمن وہی
چمن میں جب گیا کبھی اسی کی آبرو رہی

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

وہ بات جس کے واسطے بدل دیا ہے مزاج کو
بڑی عجیب بات تھی کہ پھر بھی ہو بہو رہی

نہ شب کو نیند آ سکی ، نہ دِل کو چین مِل سکا
تھی رات زخم زخم تو سحر لہو لہو رہی

ہے راز ، راز تب تلک ، ہے بات دِل میں جب تلک
جو کہہ دی رازدان سے وہ بات کو بکو رہی

سدا رہی ہے تیرگی عداوتوں کے شہر میں
نہ جل سکا دیا کوئی ، ہوا مری عدو رہی

بدل لیا ہے عادل اب تو وقت نے مزاج کو
نہ اب وہ اختلاط ہے ، نہ اب وہ گفتگو رہی

**

پاس رہ کر بھی فاصلہ ہے ابھی
وہ مجھے صرف سوچتا ہے ابھی

وہ گلی سے ضرور گزرا ہے
ایک محشر یہاں بپا ہے ابھی

جس سے چہرے پہ نور آتا ہے
دل وہی درد مانگتا ہے ابھی

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

فاصلے طے تو کر لئے ہیں مگر
قربتوں میں وہی خلاء ہے ابھی

بات اظہار تک بھی پہنچے گی
آنکھوں آنکھوں میں سلسلہ ہے ابھی

جانے کس کس کو اور کھونا ہے
تیری فرقت تو ابتدا ہے ابھی

وہ بظاہر تو بات کرتا ہے
دل ہی دل میں مگر خفا ہے ابھی

سو گئے شہر کے سبھی منظر
دشت میں چاند جاگتا ہے ابھی

آؤ عادل اسی گلی میں چلیں
کوئی کھڑکی سے جھانکتا ہے ابھی

**

زندگی جیت نہیں پائے گی اِس بار مجھے
اَب کے آتے ہیں نظر موت کے آثار مجھے

جس طرف دیکھتا ہوں ایک نئی دلدل ہے
جانے کس دشت میں لے آیا ترا پیار مجھے

ذہن میں رکھتا ہوں اب بات کے دونوں پہلو
اب نہ کر پائے گا قائل مرا غمخوار مجھے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

دِل سُلگتا ہے تو سب زخم مہک اُٹھتے ہیں
آگ بھڑکے تو بنا دیتی ہے گلزار مجھے

پھر نئی دُھن سے نکل آتا ہوں میدان میں
ہارنے دیتی نہیں اُس سے مری ہار مجھے

سانس کو جسم کے پنجرے سے نِکلنا ہوگا
روک سکتی نہیں اب کوئی بھی دیوار مجھے

✶✶

سب کچھ نثار آپ پہ کرنے کے بعد بھی
دِل کو سکوں ملا نہیں مرنے کے بعد بھی

اُس نے مجھے سمیٹا ہے کچھ اِس خلوص سے
خواہش ہے ٹوٹنے کی سنورنے کے بعد

گزرے نظر جھکا کے وہ میرے قریب سے
دیکھا مگر نہ مڑ کے گزُرنے کے بعد بھی

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

فصلِ فراق میں وہ اداسی تھی چارسو
لگتی تھی شب پریشاں نکھرنے کے بعد بھی

عادل کچھ اِس طرح رَگ و پے میں بس گیا
شامل رہے گا رُوح میں مرنے کے بعد بھی

**

ترے بغیر یہ حالت ہے بے قراروں کی
کہ غم میں ڈوبی ہے ہر شام غم کے ماروں کی

جو پوچھنا ہو تو پوچھوں سحر کے تاروں سے
کہ رات کٹتی ہے کس طرح بے سہاروں کی

ابھی ہیں حدِّ نظر کارواں خزاؤں کے
ابھی ہیں دُور بہت منزلیں بہاروں کی

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

تو آ کہ تجھ کو بہاریں صدائیں دیتی ہیں
پکارتی ہے تجھے دلکشی نظاروں کی

خمار عشق میں ایسی گھڑی بھی آتی ہے
کہ بات چبھتی ہے اپنے ہی غمگساروں کی

ترے فراق میں افسردہ روز و شب عادل
حیات قید کی صورت ہے سوگواروں کی

**

وہ جو جانِ بہار لَوٹ آئے
پھر سے دِل کا قرار لَوٹ آئے

معجزہ یوں خدا دکھائے کبھی
جِس کا ہے انتظار، لَوٹ آئے

پھر نہ جانے دیں ہم کہیں اُس کو
وہ اگر ایک بار لَوٹ آئے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

اِک خوشی مانگنے گئے اُن سے
لے کر آنسو ہزار لَوٹ آئے

کاش اُس بدگماں کی آنکھوں میں
وہ ہی پہلے سا پیار لَوٹ آئے

غم خوشی میں بدل بھی سکتے ہیں
گر مرا غمگسار لَوٹ آئے

یوں تڑپ اُس کی یاد میں عادل
ہو کے وہ بیقرار لَوٹ آئے

**

نہیں ہوں، پھر بھی مجھے دریچوں سے اب تلک جھانکتا ہے کوئی
جلا کے پلکوں پہ آرزو کے چراغ رہ دیکھتا ہے کوئی

کبھی جو کھنکیں ہوا سے فصلِ خزاں کی شب کو اُداس پتّے
سحر تلک یہ گمان رہتا ہے رات بھر گھومتا ہے کوئی

کسی نے روکا نہیں تھا لیکن نجانے کیوں پھر بھی وقتِ رخصت
یہ دِل صدا بار بار دیتا رہا تجھے روکتا ہے کوئی

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

**

گُل کے پیراہنِ رنگیں کو قبا ڈھونڈے گی
باغ اُجڑے تو بہاروں کو صبا ڈھونڈے گی

رشکِ گُل کہتے تھے جب تجھ کو تو سوچا ہی نہ تھا
آنکھ کانٹوں میں کبھی عکس ترا ڈھونڈے گی

یوں اندھیروں کو بنا لیں گے مقدّر عادل
کہ مرے گھر سے چراغوں کو ہَوا ڈھونڈے گی

**

سب عاشق ہیں ،دیوانے ہیں ،بُلبل ،پَروانہ اور مَیں
البیلے ہیں، مستانے ہیں ، بُلبل ، پَروانہ اور مَیں

ہم محبوب کی ایک ادا پر جان فدا کر دیتے ہیں
پَل دو پَل کے افسانے ہیں،بُلبل ،پَروانہ اور مَیں

دِید کی دُھن میں بَستی بَستی گُلشن گُلشن پھرتے ہیں
کیسے راہی انجانے ہیں،بُلبل،پَروانہ اور مَیں

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

جگ والے کیا کچھ کہتے ہیں ہم کو یہ معلوم نہیں
اب دُنیا سے بیگانے ہیں ، بُلبل، پَروانہ اور مَیں

پھول، شمع اور قیس کے افسانوں میں اپنی بات چلے
کتنے جانے پہچانے ہیں، بُلبل، پَروانہ اور مَیں

★★

کرتے ہیں تیرے روپ کو جُھک کر سَلام پھول
اے بادشاہِ حُسن! ہیں تیرے غُلام پھول

گلشن میں ہوں گلاب کہ ہوں بیل میں کنول
لگتے ہیں تیرے سامنے پھیکے تمام پھول

قدموں کو چُوم لیتے ہیں شاخوں سے ٹُوٹ کر
کرتے ہیں دیکھ کتنا ترا اِحترام پھول

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

تیرا وجود ضامنِ زیبِ چمن ہے دوست
کِھلتے ہیں لے کے تیرا بہاروں میں نام پھول

ہم اہلِ دِل کا دِل رہے قابو میں کس طرح
مل کر تمہیں جِگر کو لیتے ہیں تھام پھول

اُس کے گلے میں جچتے ہیں پھولوں کے ہار خوب
لگتا ہے چاندنی سے ہوئے ہم کلام پھول

✶✶

مزاج اُس کا ہے اِک پہیلی تو چہرہ واضح کتاب بھی ہے
جواب میں ہی سوال بھی ہے سوال میں ہی جواب بھی ہے

کبھی نہ اے دل! محبتوں میں سہانی گھڑیوں کی آس رکھنا
یہ خواب بھی ہے، عذاب بھی ہے، سراب بھی ہے، حباب بھی ہے

ہے دیکھا جب سے اُسے سمٹ آئے ہیں نظر میں مری کرشمے
مری اداؤں مرے خیالوں میں اِک حسیں انقلاب بھی ہے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

بڑے عجب ہیں یہ حسن والے، عجب کرم ہے، عجب ستم ہے
یہ ناز نینوں کی ہی ادا ہے کہ شوق بھی ہے، حجاب بھی ہے

کبھی عداوت، کبھی محبّت، کبھی ہے شعلہ، کبھی ہے شبنم
وہ زخم دیتا ہے بن کے خوشبو، وہ خار بھی ہے، گلاب بھی ہے

یہی نہیں، جان و دل کے اندر گڑے ہیں کرب والم کے خنجر
نظر کے سونے سراب اندر لہو لہو کوئی خواب بھی ہے

دل و نظر نے تمہیں چنا ہے، کسی طرح تم سے کم نہیں میں
جمال تیرا ہے دلنشیں تو حسیں مرا انتخاب بھی ہے

ہے اُلفتوں کے معاملے میں عجب تلوّن مزاجِ عادل
گِلہ بظاہر ہے جس کا لب پر، اُسی کے نام انتساب بھی ہے

★★

تو آ کہ دل ہے بہت بے قرار تیرے لئے
ہے آنکھ پھر سے مری سوگوار تیرے لئے

بتائے کون، بتا، اب اُداسیاں میری
کہ خود حزیں ہے مرا غمگسار تیرے لئے

بھرا ہے اِس میں کسک نے صداقتوں کا جمال
جو میری آنکھ میں اُترا ہے پیار تیرے لئے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

ذرا سنبھل کے مروّت کی راہ پر آنا
یہ اجنبی ہے بہت رہ گزار تیرے لئے

تری گلی کو ہے چھوڑا تری خوشی کیلئے
قبول ہم نے کیا نخلِ دار تیرے لئے

نہ اُس چمن میں محبت کا کوئی پھول ترا
نہ اُس چمن کی ہے عادل بہار تیرے لئے

★★

ہم نے اُن سے دِل لگا کر بھر لئے دامن میں رنگ
ہے مہک نظروں میں بکھرے ہیں ہزاروں مَن میں رنگ

زندگانی میں تھا محرومی کا سایہ ساتھ ساتھ
آ گئے اُن کی رفاقت سے مرے جیون میں رنگ

دیکھ کر موسم انہیں کچھ اور رُکنا پڑ گیا
بھر دیا بارش نے میرے دل کی ہر اُلجھن میں رنگ

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

کھو گیا ہے دل تری آنکھوں کی گہرائی میں پھر
پھر سمٹ آئے ہیں میری آنکھ کے درپن میں رنگ

دِل میں پھر جاگی ہیں یارو! اجنبی سی خواہشیں
سوچ کر جن کو بکھر جاتا ہے ہر دھڑکن میں رنگ

اِک نئی پھر سے کہانی لکھ گئی ہیں بارشیں
دُھل گئے دِیوار و در نکھرے ہیں پھر ساون میں رنگ

اُس کو پا کر اپنے گھر میں، خوش بھی ہوں، حیراں بھی ہوں
یہ عجوبہ ہے جو بکھرے ہیں مرے آنگن میں رنگ

★★

یہ نہیں شکوہ کہ میری بے وفا سنتا نہیں
مسئلہ یہ ہے، وہ دل کا بھی کہا سنتا نہیں

کیسے بن آئے ہماری اس سے ہے مشکل یہی
وہ بھلا کہتا نہیں ہے، میں بُرا سنتا نہیں

ہر کوئی کانوں میں ڈالے پھر رہا ہے اُنگلیاں
مر بھی جائیں تو یہاں کوئی صدا سنتا نہیں

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

بَدگماں ہے رُخ بدل دیتا ہے دِل کی بات کا
بات سُن کر بھی تو وہ کافر ادا سنتا نہیں

اس کے لہجے میں وہ نرمی ہے کہ وقتِ گفتگو
بات یوں کرتا ہے کوئی تیسرا سنتا نہیں

اپنی تشہیرِ ذہانت کا جنوں ہے اس کو یوں
وہ تو دوسروں کا مشورہ سنتا نہیں

★★

مجھ سے وحشت ہے تو پھر خواب میں آتے کیوں ہو
رَبط رکھنا ہی نہیں ہے تو ستاتے کیوں ہو

عہد ہر روز یہ کرتے ہو، بُھلا دو گے مجھے
اِتنا مشکل ہے بُھلانا، تو سناتے کیوں ہو

آگ ہے آگ لگاؤ تو بجھانا سیکھو
گر بجھانی نہیں آتی تو لگاتے کیوں ہو

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

رو کے کہتے ہو مرے بعد اداس نہ ہونا
فکر اتنی ہے تو پھر چھوڑ کے جاتے کیوں ہو

رُخِ روشن سے مری جان جھٹک دو زلفیں
چاند کے سامنے دیوار بناتے کیوں ہو

تب مزہ ہے جو اُسے دِل سے مِٹا کر دیکھو
نامِ عادل کو ہتھیلی سے مٹاتے کیوں ہو

تری کمی رہے گی۔

کہاں ہے تو ! ترے غم میں درو دیوار روتے ہیں
خزاں میں جسطرح اُجڑے ہوئے گلزار ہوتے ہیں

ترے دَم سے بڑی ہی رونقیں تھیں گھر کے آنگن میں
عجب ہی اب اُداسی کا سماں ہے اِس نشیمن میں

تری آغوشِ شفقت تھی مداوا ہر اداسی کا
ہنر آتا تھا تجھ کو غمگساری ، غم شناسی کا

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

کرم کی تیرے گھر پر یہ جو دولت ہے وہ تیری ہے
ترے گلشن کے پھولوں پر جو رنگت ہے وہ تیری ہے

جلاتی ہے تری فرقت کی دھوپ اب غم کے ماروں کو
ضرورت تھی ابھی تک سایۂ شفقت کی پیاروں کو

ہوا رخصت دلوں کو درد دے کر کارواں تیرا
یہی سب کی دعا جنّت میں ہو عالی مکاں تیرا

★★

میں وہ آنسو ہوں جو پلکوں پہ بسر کرتا ہوں
درد کی جھیل میں لہروں پہ سفر کرتا ہوں

جانے کس سمت سے آ جاتے ہیں ڈاروں کی طرح
روز آنسوؤں کو میں شہر بدر کرتا ہوں

جیتا جاتا ہوں مگر خانہ خرابوں کی طرح
کونپلیں توڑ کے سیراب شجر کرتا ہوں

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

زندگی بھر رہے نسبت مجھے ان آنکھوں سے
اپنے رب سے یہ دعا شام و سحر کرتا ہوں

ملنے اس سے کبھی جاتا نہیں ہوں عادل میں
یاد اس شخص کو ہر روز مگر کرتا ہوں

**

قیدِ تنہائی کا اک قیدی ہوں میں
ڈار سے بچھڑا ہوا پنچھی ہوں میں

موسمِ گُل ہُوں خزاں کی رُت بھی ہُوں
آ کے پھر جانے کا بھی عادی ہوں میں

جو بھٹک کر آ گئی ہو دشتِ غیر
اُس سسکتی کُونج کا ساتھی ہوں میں

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

کوئی منزل تھی نہ میرا کوئی دیس
آنکھ سے چھلکا ہوا موتی ہوں میں

جس کو مجھ سے پیار ہے اس کیلئے
آس ہوں ، حسرت ہوں میں ، تلخی ہوں میں

مجھ کو رخصت کر کے مت آواز دے
میں نہ آ پاؤں گا پردیسی ہوں میں

★★

ایک وابستہ ہے محشر تیری رعنائی کے ساتھ
جاں پہ بن جاتی ہے گویا ایک انگڑائی کے ساتھ

تو ہے کیوں ناآشنا دردِ جگر سے اے حسیں!
چاک داماں گُل بھی تو ہے اپنی رعنائی کے ساتھ

کچھ ترے انداز بھی ہیں ہر حسیں سے منفرد
کچھ تجھے رب نے بنایا بھی ہے زیبائی کے ساتھ

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

ہاتھ میں تاثیرِ درماں اور قاتل ہے نظر
موت کے ساماں ہیں اعجازِ مسیحائی کے ساتھ

اس کے آگے ہیچ ہے دنیا کی ہر اک انجمن
جو جہاں ہم نے بسا رکھّا ہے تنہائی کے ساتھ

اِس تمنّا پر چُنے ہیں خار تیری راہ کے
اِک کرم شاید ہو زخموں کی پذیرائی کے ساتھ

جشن کی رونق بڑھا دے گی ترے عادل کی موت
اِک جنازہ بھی اُٹھے گا آج شہنائی کے ساتھ

★★

دورِ وصال میں بھی مِلنے کی آس رکھنا
لگتا ہے اب تو اچھّا دِل کو اُداس رکھنا

اہلِ وفا کی فطرت کچھ کم نہیں ہے گُل سے
خوشبو دماغ و دل میں ہونٹوں پہ پیاس رکھنا

اب تو بنا لیا ہے ہر شخص نے یہ شیوہ
چہرے پہ مسکراہٹ دل میں کھٹاس رکھنا

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

میرا بھی ضبط دیکھو ، اور کوہ کا بھی لاوا
آساں نہیں ہے دِل کی دِل میں بھڑاس رکھنا

بے درد ہے وہ عادل چھوڑو خیال اُس کا
بے سُود لگتا ہے اُس سے کوئی آس رکھنا

★★

ہم دُکھیارے شب بھر روئے
دیواروں سے لگ کر روئے

تیرے ہجر میں ، شبنم ، چشمے
میں اور گُل کیا پتّھر روئے

قِسمت کے گرداب میں ڈوبے
ساحل تڑپے ، ساگر روئے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

دیکھ کے گہرے زخم ہمارے
زخم ہنسے اور نشتر روئے

میں محبوب کو کھو کر تڑپا
وہ مطلوب کر پا کر روئے

پچھلی رات کے سنّاٹے میں
کوئی آہیں بھر بھر روئے

اُن کی آنکھ میں آنسو ، جیسے
کوئی دِلکش منظر روئے

عادل تیری محرومی پر
خوں کے اشک مقدّر روئے

★★

چاہنے والوں سے تکرار بُری لگتی ہے
صندلی ہاتھ میں تلوار بُری لگتی ہے

سچ یہی بات ہے وہ آ کے چلا جائیگا
خواہ یہ بات تو سو بار بُری لگتی ہے

ہار جاتا ہوں سدا اس کی خوشی کی خاطر
جانتا ہوں کہ اسے ہار بُری لگتی ہے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

بے وفا تجھ کو کہوں گا تو بُرا مانو گے
بات سچّی ہو تو سرکار بُری لگتی ہے

دل پہ الفاظ کی شمشیر سے مت زخم لگا
پھول سے لہجے میں تلوار بُری لگتی ہے

★★

ہے دل والوں پہ کیا گزری مری جاں دیکھ سکتے ہو
یہ رستے آبلے یہ چاک داماں دیکھ سکتے ہو

جہاں ہر قبر مظلومی کا افسانہ سناتی ہے
مری آنکھوں میں وہ شہرِ خموشاں دیکھ سکتے ہو

ہو شک چاہت پہ تو اپنے مکاں کی پچھلی اینٹوں پر
نشاں بوسوں کے اب بھی جانِ جاناں دیکھ سکتے ہو

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

یہ مُفلس میزباں کِس ذوق سے گھر کو سجاتے ہیں
کبھی فرصت مِلے تو بَن کے مہماں دیکھ سکتے ہو

تمہیں ضِد ہے بتاؤں، مجھ پہ کس نے ظلم ڈھائے ہیں
تو دیکھو تم اگر اپنا گریباں دیکھ سکتے ہو

نگاہوں میں سمائے ہوں کسی کے حسن کے جلوے
تو صحرا میں بھی تم یارو گلستاں دیکھ سکتے ہو

تبسّم پر فِدا ہونے کو بے کل ہے چمن سارا
کبھی جا کر وہاں جانِ بہاراں دیکھ سکتے ہو

ہو تم مشتاق جنّت کے تو عادل اُس گلی جاوَ
وہاں تم باغِ رِضواں سا خیاباں دیکھ سکتے ہو

**

غموں کے کر کے مجھے حوالے وہ شخص جانے کہاں گیا ہے
لگا کے میرے لبوں پہ تالے وہ شخص جانے کہاں گیا ہے

وہ جس کی یادوں کی پرورش ہم نے کی ہزاروں ہی رتجگوں سے
وہ درد جس کے لہو سے پالے، وہ شخص جانے کہاں گیا ہے

نہ رخ پہ کوئی کرن خوشی کی، نہ دل میں کوئی چراغِ تسکیں
چُرا کے میرے سبھی اُجالے وہ شخص جانے کہاں گیا ہے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

نگر نگر اس کی جستجو کی، مِلا نہیں پر سُراغ اس کا
ہیں حسرتوں میں سلگتے چھالے، وہ شخص جانے کہاں گیا ہے

خلوص تھا بے مثال جس کا، جدا تھا جس کا جمال سب سے
وہ جس کے انداز تھے نرالے، وہ شخص جانے کہاں گیا ہے

مقام جس پر وہ ہم سے ملتا تھا، اس کے مشتاقِ دِید اب تک
وہیں کھڑے ہیں جگر سنبھالے، وہ شخص جانے کہاں گیا ہے

فدا ہوا دل، نثار نظریں، قرار قرباں ہوا ہے عادل
مرے ہیں جس پر یہ مرنے والے، وہ شخص جانے کہاں گیا

★★

اُٹھیں کچھ اِس ادا سے، اِک قیامت ڈھا گئی آنکھیں
گلے مِل کر عجب جادو گری دِکھلا گئی آنکھیں

بڑی کاری گری کے ساتھ قدرت نے بنائی ہیں
تبھی تو جس نے بھی دیکھیں اسی کو بھا گئی آنکھیں

محبت میں وہ باتیں بھی زباں پر جو نہیں آتیں
اشاروں میں وہ باتیں بھی ہمیں سمجھا گئی آنکھیں

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

نہ تھا دل اس سے پہلے بیقراری سے کبھی واقف
وہ آئے تو تڑپنے کا ہنر سکھلا گئی آنکھیں

حیا کے دیپ انکی جَل بھری آنکھوں میں جلتے ہیں
کہ جب دیکھا سمٹ کر پیار سے شرما گئی آنکھیں

وہ گھر کے ساتھ مسجد کا بھی رستہ بھول جائیگا
کبھی زاہد کی آنکھوں سے جو وہ ٹکرا گئی آنکھیں

**

اندھیارے برفیلی رُت کے
ہیں چندا رنگیلی رُت کے

اُن پلکوں پر آنسو جیسے
جگنو گیلی گیلی رُت کے

اَندھی رسمیں ، سُندر سپنے
جیسے گُل زہریلی رُت کے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

کالے کالے نین ہیں تیرے
یا دو چور نشیلی رُت کے

دور کے ہیں ہم پنکھ پکھیرو
ڈار نہیں ہم نیلی رُت کے

گیت اُداسی کے گاتے ہیں
پیلے پتّے پیلی رُت کے

اُس مُکھ پر چاندی کے گہنے
موتی ہیں چمکیلی رُت کے

عادل تیرا ہے، اور تیرے
سارے پَل شرمیلی رُت کے

**

مرا خط کر کے پُرزے یوں ستمگر پھینک دیتا ہے
کسی کوڑے میں ناداں جیسے گوہر پھینک دیتا ہے

مجھے بیتاب کر کے اُس کو ملتا ہے سُکوں جیسے
خموشی ہو تو لہروں میں وہ تو کنکر پھینک دیتا ہے

بنا لیتا ہوں جب سپنوں میں شیشے کا محل کوئی
در و دیوار پر پھر کوئی پتّھر پھینک دیتا ہے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

فِدا ہوتا نہ کیسے اُس پہ دِل عاشق مزاجوں کا
کہ دل زاہد بھی جس کی اِک ادا پر پھینک دیتا ہے

نہیں شاہین کی فطرت اُڑانیں بِھیک میں لینا
ملے خیرات میں شاہی، قلندر پھینک دیتا ہے

جوابِ خط مرا یوں فیصلے کی کشمکش میں ہے
وہ ہر کاغذ کو چند الفاظ لِکھ کر پھینک دیتا ہے

وہ آ جائے نظر تو شوخ ہر اک چیز لگتی ہے
فضا میں اس کا جلوہ کتنے منظر پھینک دیتا ہے

★★

چہرہ بُجھا ' اُداس نظر ، کچھ نہ کچھ تو ہے
کہتے ہو کچھ نہیں ہے مگر کچھ نہ کچھ تو ہے

رغبت مٹا ہی دیتی ہے اِک روز فاصلے
جب چل پڑیں تو کٹتا سفر کچھ نہ کچھ تو ہے

میری گلی کی سمت چلا آ رہا ہے وہ
میری دُعا میں اب بھی اثر کچھ نہ کچھ تو ہے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

★★

وہ جگنو سی ادائیں لے کے پیکر سامنے آیا
نہ پردے میں رہا ظالم، نہ کُھل کر سامنے آیا

کچھ ایسے غم بھی تو خوشیوں کے بعد آنے لگے جیسے
جزیرے سے نکل کر اک سمندر سامنے آیا

وہ جس کے عشق نے عادل کو دیوانہ بنا ڈالا
وہی تو سب سے پہلے لے کے پتّھر سامنے آیا

★★

ایک انجانی کسک سے واسطہ رکھنے لگے
اکثر اَب ہم گھر کا دَروازہ کُھلا رکھنے لگے

اس کو پایا ہے تو اب رہتا ہے کھونے کا بھی ڈر
وہ مِلا ہے جب سے ہم لب پر دُعا رکھنے لگے

مطمئن تھا میں تو تیرے ہر ستم سے پھر یہ کیوں؟
لوگ میرے شہر کے تم سے گِلہ رکھنے لگے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

ہو چکے جب درد کی لذّت سے کچھ مانوس ہم
دوست اس کے بعد زخموں پر دوا رکھنے لگے

وہ بھی دن تھے گھر سے لوگوں کو بلا کرتا تھا میں
لوگ میرے گھر کے اب میرا پتہ رکھنے لگے

بَن گئی ہے عدل کی زنجیر ہی زنجیرِ پا
دھاندلی کا نام عادل فیصلہ رکھنے لگے

**

دستِ خواہش کو ضرورت کا عطا ہو جانا
معجزہ ہے کسی نالے کا رسا ہو جانا

وہ مرے پاس سے جھونکے کی طرح گزرا تھا
ہائے ! اک پل میں وہ خوشبو کا ہَوا ہو جانا

نازِ یکتائی کو اِک دائرۂ مخصوص میں رکھ
ایسے جائز نہیں بندے کا خدا ہو جانا

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

ہم کو بھی آتا ہے روٹھوں کو منانے کا ہنر
تم کو گر آتا ہے، اے یار خفا ہو جانا

دِل کی جب کہتے نہیں، شوق سے مِلتے بھی نہیں
ایسے ملنے سے تو بہتر ہے جُدا ہو جانا

عادل اک روز یہ طوفان بڑا لائے گا
دِل کا چھوٹی سی نزاکت پہ فِدا ہو جانا

★★

ہے یہ اعجاز چاہت کا فقط حدِّ نظر وہ ہے
خیال و خواب کی ہر انجمن میں جلوہ گر وہ ہے

جُدا ہو کر بھی اُس سے میں اُسی کے ساتھ رہتا ہوں
خیالی طور پر میں بھی وہیں پر ہوں جِدھر وہ ہے

ترستی ہیں امیدیں فاصلوں کے قید خانے میں
مری مجبوریاں دیکھو اِدھر میں ہوں، اُدھر وہ ہے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

محبّت بن کے ایسے وہ رگ و پے میں سمایا ہے
وہی سانسوں میں ہے اور دھڑکنوں کا ہمسفر وہ ہے

ہے چھپ جاتی بُری بات اس کی اچھّی بات میں گویا
نہیں آتا وہ عادل وقت پر ، آتا مگر وہ ہے

★★

جو چشمِ شاخ سے غُنچہ نِکلنے والا تھا
حصارِ شوق کی خوشبو میں پَلنے والا تھا

شبِ وصال یوں گزری پلک جھپکنے میں
ڈھلی تھی شام کہ سُورج نکلنے والا تھا

میں اس کے دیکھ کے تیور چلا گیا واپس
وہ مجھ کو دیکھ کے رستہ بدلنے والا تھا

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

مرے مزاج میں ایسی عجب حرارت تھی
کہ میرے آگے وہ پتھر پگھلنے والا تھا

ابھی زمانہ نئے قافلے کی کھوج میں تھا
ابھی زمانہ مرے ساتھ چلنے والا تھا

نکھر سکا نہ کبھی رنگِ گلستانِ وطن
ہر ایک مالی شگوفے مَسلنے والا تھا

پڑا تھا راہ میں عادل کوئی نیا پتّھر
میں کھا کے جب کوئی ٹھوکر سنبھلنے والا تھا

**

یا تو محبّتوں کا گلا گھونٹ دیجئے
یا پھر عداوتوں کا گلا گھونٹ دیجئے

رکھنے ہیں دوستانہ مراسم اگر سدا
پہلے کدورتوں کا گلا گھونٹ دیجئے!

کر کے ہوس کا قتل ابھی اپنے ہاتھ سے
ساری مصیبتوں کا گلا گھونٹ دیجئے!

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

ناکامیوں کے آگے بھی گھٹنے نہ ٹیکیے
بیکار حسرتوں کا گلا گھونٹ دیجیے

عادل فضائے امن جو قائم نہ کر سکیں
ایسے محافظوں کا گلا گھونٹ دیجیے!

پیامِ نورِ سحر

اے ظلمتو! پیامِ نورِ سحر بھی آئے
چشمِ سیاہ شب کو سورج نظر بھی آئے

بادِ صبا میں جس کی جنّت کی تازگی ہو
نازِ شگفتگی سے معمور ہر کلی ہو
پت جھڑ سے بے نیاز ان پھولوں کی زندگی ہو
آئینہ دار خوشبو شبنم کی آ رہی ہو
ایسی بہار میرے گلشن میں بھی تو آئے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

برہم ہوئی ہے بلبل اپنے ہی آشیاں سے
روٹھی ہے ضَو فشانی اِس دارِ کہکشاں سے
رخصت ہوئی ہے خوشبو خود اپنے گلستاں سے
اکتا گئے ہیں اہلِ دل موسمِ خزاں سے
اب سبز موسموں کی کوئی خبر بھی آئے

اے ظُلمتو! پیامِ نورِ سحر بھی آئے
چشمِ سیاہ شب کو سورج نظر بھی آئے

★★

کاش آئے پھر ایسی نیند
سُندر خواب ، سنہری نیند

میری حسرت ، تیری چاہت
تیرے سپنے ، میری نیند

وہ بچپن کتنا اچھا تھا
جب سوتے تھے میٹھی نیند

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

لاکھ منایا ایک نہ مانی
ایسے آنکھ سے روٹھی نیند

جانے کون سے دیس میں ہو گی
پریوں کی ہمجولی نیند

اپنے سکھ بھی بیگانے ہیں
اپنی آنکھ پرائی نیند

شب بیداری کے ساغر کو
پی پی کر ہے بہکی نیند

**

سرور سا بھی ہے دِل میں، نظر بھی گھائل ہے
خلش یہ کیسی مری بے خودی میں شامل ہے

گداز، آہِ سحر میں مری ہے کچھ ایسا
قفس میں کہتے ہیں طائر، یہ کون بسمل ہے

نجانے عشق کی منزل ہے کس مسافت پر
یہ سنگِ میل فقط اِک فریبِ منزل ہے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

وہ جس نے ہم سے عداوت کے ڈھنگ سیکھے ہیں
ہمی کو اُس کی رفاقت کا فخر حاصل ہے

اداس شب کو چلے جب ہوا تو لگتا ہے
ہر ایک پتّے کے پاؤں میں جیسے پائل ہے

چلے وہ شوق سے اپنے سبھی اصولوں پر
خیال یہ بھی رکھے، اس کا نام عادل ہے

★★

یہ ناز قیامت ہیں تیرے نازوں کو نظر لگ جائے گی
یوں بن ٹھن کے نکلو گے اگر، جلووں کو نظر لگ جائے گی

یوں بھی قاتل ہیں یہ آنکھیں، دیکھیں تو قیامت ہوتی ہے
نہ لگانا تم ان میں کاجل، آنکھوں کو نظر لگ جائے گی

تم آنے لگے ہو جس دن سے خوابوں میں، کم ہی سوتا ہوں
یہ خدشہ اکثر رہتا ہے، خوابوں کو نظر لگ جائے گی

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

اس خوش فہمی میں جانِ وفا اِقرار سے بھی کتراتا ہے
جب لفظ محبت بولے گا، ہونٹوں کو نظر لگ جائے گی

اس ڈر سے وہ لکھواتا ہے خط اوروں سے اکثر عادل
خود لکھّے گا تو اپنے ہی ہاتھوں کو نظر لگ جائے گی

★★

چاندنی راتیں تری ، یہ دلنشیں گُلشن ترا
پھول میں خوشبو تری ہے ، چاند میں جوبن ترا

کر رہی ہے ذکر تیرا آج ہر اِک پھول سے
دیکھ کر شبنم گئی تھی کل سحر آنگن ترا

اپنے دل کو آستاں تیرا کہوں یا پھر حرم
ہے خدا کا گھر بھی یہ اور ہے یہیں مسکن ترا

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

گنگناتا ، ناچتا اور جھومتا ہے بار بار
چومتا ہے جب کلائی کو تری کنگن ترا

ہے دعا میری کبھی تجھ کو نہ آئے غم کوئی
اتنے خوشیوں کے ہوں گوہر کم پڑے دامن ترا

دل یہ کہتا ہے کہ عادل پھر لکھیں کوئی غزل
اے مری جانِ غزل ہوتا ہے جب درشن ترا

✶✶

دونوں ہی بے وجہ کسی ضِد پر اَڑے رہے
ہم پیار کے دِنوں میں بھی اکثر لڑے رہے

حالات کا بہاؤ کچھ اِتنا شدید تھا
ذہنوں میں اِختلاف کے دریا چڑھے رہے

کہنے کو تو حیات تھی لیکن تمام عمر
رسموں کی گہری قبر میں زندہ گڑے رہے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

گھبرا کے مصلحت نہ کی حالات سے کبھی
گو امتحان کتنے ہی سر پر کڑے رہے

سب لوگ اپنے اپنے مقاصد میں کامیاب
اور ہم جہاں کھڑے تھے وہیں پر کھڑے رہے

✶✶

ساتھی تنہا چھوڑ گیا ہے
تھا جو اپنا ، چھوڑ گیا ہے

مرتے دم تک ساتھ رہیں گے
جو کہتا تھا ، چھوڑ گیا ہے

جس کے دامن میں دریا تھے
آج وہ پیاسا چھوڑ گیا ہے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

کون بنے اب دکھ کا دارو
جب وہ مسیحا چھوڑ گیا ہے

مجھ کو دنیا کہنے والا
میری دنیا چھوڑ گیا ہے

جب بھی سورج سر پر آیا
اپنا سایہ، چھوڑ گیا ہے

جو تیری تکمیل تھا عادل
تجھ کو ادھورا چھوڑ گیا ہے

★★

عالمِ فانی میں کب ملتی ہے ہستی باربار
بے وفا ! بستی نہیں ہے دل کی بستی باربار

ہو لکھی قسمت میں ہی جس چیز کے افتادگی
کھینچ لاتی ہے اسے رفعت سے پستی باربار

کیسی آنکھیں ہیں وہ ان آنکھوں کو جب بھی دیکھ لیں
ہوش کے عالم میں بھی ہوتی ہے مستی باربار

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

مار ڈالیں ہم انا کو حسرتوں کے ساتھ ساتھ
کر چکی ہے یہ بھی کوشش تنگدستی باربار

اس کو کیا معلوم عادل کہتے ہیں کس کو وفا
اتنی مہنگی چیز مت دو اتنی سستی باربار

★★

گِلہ نہیں ہے کہ غیروں نے غم بٹایا نہیں
کمال اپنے لہو نے بھی کچھ دکھایا نہیں

دل و دماغ میں چلتی ہیں آندھیاں پھر بھی
دِیا نظر میں جو روشن تھا وہ بجھایا نہیں

یوں دِل بجھا ہے کسی شاخِ آرزو پر اب
کوئی بھی. پھول میرے شوق نے کھلایا نہیں

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

اندھیرے اوڑھ کے سویا ہے سوچ کا جنگل
کسی خیال نے اب کے مجھے رُلایا نہیں

یہ بات سچ ہے کہ بچپن سے تم پہ مرتے ہیں
یہ اور بات کہ تم کو کبھی بتایا نہیں

اسے پسند ہمیشہ سے فاصلے رکھنا
وہ ملنے آیا ہے لیکن قریب آیا نہیں

ہنر نہ آیا جسے یار! دلنوازی کا
کبھی زمانے نے اس کو گلے لگایا نہیں

✶✶

زندگی اِضطراب ہو جیسے
اِک مسلسل عذاب ہو جیسے

پاس بیٹھا ہوا ہے وہ لیکن
ایسا لگتا ہے خواب ہو جیسے

غم کا یوں احترام کرتے ہیں
درد سہنا ثواب ہو جیسے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

قیدِ دامِ فراق کا عالم
عالمِ التہاب ہو جیسے

یہ جوانی ، یہ بانکپن ان کا
فصلِ گُل پر شباب ہو جیسے

بانجھ تعبیر ہے مگر پھر بھی
آنکھ میں کوئی خواب ہو جیسے

وادیٔ اِعتبار میں عادل
ہر قدم پر سراب ہو جیسے

**

نہ جانے کیوں وہ ہم سے اِن دنوں بگڑا سا رہتا ہے
بتاتا بھی نہیں کیونکر وہ اُلجھا اُلجھا رہتا ہے

وہ دِل کی بات چہرے سے عیاں ہونے نہیں دیتا
مگر وہ بیشتر دیکھا ہے کھویا کھویا رہتا ہے

کُھلی رہتی تھی سُرخی جس کے عارض میں شفق جیسی
نہ جانے کس سبب وہ چہرہ اُترا اُترا رہتا ہے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

میں دِل ہی دِل میں اُس کو چاہتا ہوں، جانتا ہے وہ
وہ میرے جاننے والوں سے مِلتا جُلتا رہتا ہے

وہ آنکھیں جن میں کاجل مسکرا کر بات کرتا تھا
اُنہی آنکھوں میں کاجل اب تو بِکھرا بِکھرا رہتا ہے

یہ اُس کی بے رخی ترکِ تعلق تک نہ جا پہنچے
یہ دِل اِس سوچ سے پہلو میں سِمٹا سِمٹا رہتا ہے

بدل پاتی نہیں محفل تری خلوت پسندی کو
تو عادل ! رہ کے محفل میں بھی تنہا تنہا رہتا ہے

**

میرا اپنا کوئی تو ہے
گو ہے سایہ ، کوئی تو ہے

کھول کے بیٹھے ہو دروازہ
آنے والا کوئی تو ہے

دُوری میں بھی رَبط ہے شامل
آنکھ میں سپنا کوئی تو ہے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

ساتھ نہیں کوئی تو کیا ہے
دِل میں رہتا کوئی تو ہے

اپنے اپنے سے لگتے ہو
تم سے ناتا کوئی تو ہے

غم کی راہ پہ چلتا جا تو
عادل رستہ کوئی تو ہے

✶✶

دل میں اس کا خیال آیا ہے
جھیل میں چاند جھلملایا ہے

آنکھ اس کو تلاش کرتی ہے
وہ مگر روح میں سمایا ہے

پھر گرا ہے کہیں شجر کوئی
شور چڑیوں نے پھر مچایا ہے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

یاد تیری ہے ہمسفر میری
دھوپ میں ساتھ ساتھ سایا ہے

اس نے پا کر بھی مجھ کو کھو ڈالا
میں نے کھو کر بھی اس کو پایا ہے

اس کی باتوں نے کر دیا جادو
اس کے کاجل نے دل چرایا ہے

اس نے دنیا کا جب چلن دیکھا
وہ مرے پاس لوٹ آیا ہے

زور چلتا نہیں ہے غیروں پر
اپنا ہو کر بھی دل پرایا ہے

بے خودی ' دل کا چین ' بیتابی
کتنے عالم وہ ساتھ لایا ہے

پھونک کر اس نے بستیاں کتنی
اپنے دل کا نگر بسایا ہے

ہنستے ہنستے وہ رو دیا عادل
جانے کیا اس کو یاد آیا ہے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

(نانی اماں کی یاد میں)

مثلِ چراغ روشن داغِ جگر رہے گا
نالوں کا زندگی بھر جاری سفر رہے گا
تیرے ہی غم میں دامن اشکوں سے تر رہے گا
آباد تیری یادوں سے دِل کا گھر رہے گا

تجھ پر خدا کی رحمت نازل ہو تاقیامت
ظلمت میں رہنما ہو تیرا چراغِ تربت
سردارِ انبیاء کی تجھ کو ملے شفاعت
تجھ کو رہے میسّر باغِ جناں کی راحت

دردمحرومی

(باجی گنی کے نام)

بدن سے جاں تک لہو لہاں ہیں، یہی نہیں ہے
وہ کونسی چوٹ ہے جو ہم نے سہی نہیں ہے

تمہارے دم سے ہی تھے اجالے بھی ہم کو پیارے
وہی ہیں شمس و قمر مگر روشنی نہیں ہے

تمہاری نسبت سے تھے حسین وہ تمام منظر
وہی نگر ہے مگر کہیں دل کشی نہیں ہے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

ہزار باتیں ہیں دل میں جو تو بھی لے گیا ہے
مجھے بھی افسوس ہے کہ دل کی کہی نہیں ہے

مجھے بلانا بلا کے خود پھیر لینا آنکھیں
تمہی بتاؤ کہ کیا یہ بیگانگی نہیں ہے

ترا وہ اس پار جا کے میری خبر نہ لینا
یہ جان و دل پر ستم ہے، یہ دل لگی نہیں ہے

کہاں سجے گی کوئی بھی محفل لگے گا کیا دل
جو شخص عادل تھا جانِ محفل، وہی نہیں ہے

دل عاشق نامرا

دِل سودائی پارہ پارہ
عاشق کا دِل درد کا مارا

بے گھر رہنے کا ہے عادی
پھرتا ہے یہ وادی وادی
جیسے ہو کوئی بنجارا
عاشق کا دِل درد کا مارا

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

اسکے جذبے زخمی زخمی
ہر اک حسرت چھلنی چھلنی
دامن سپنوں کا سیپارہ
عاشق کا دِل درد کا مارا

بیتی یادیں اس کا ترکہ
گہری سوچیں اس کا ورثہ
محرومی کا راج دُلارا
عاشق کا دِل درد کا مارا

تنہائی سے اس کی دنیا
یہ ہے غم کا تپتا صحرا
جس کا ہر ذرّہ انگارا
عاشق کا دِل درد کا مارا

بربادی کے اِس جَنگل میں
ناکامی کے اِس چُنگل میں
عاشق کی آنکھوں کا تارا
عاشق کا دِل درد کا مارا

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

دھنک تیرے لئے

آ تری مانگ میں، میں سجا دوں دھنک
روپ تیرا سراپا بنا دوں دھنک

تیرے پاؤں میں مہندی لگائے شَفق
تو چلے تو قیامت جگائے شَفق
تیری راہوں میں جاناں بچھا دوں دھنک
روپ تیرا سراپا بنا دوں دھنک

تیرے بالوں میں بھر دوں گھٹاؤں کا رنگ
تیرے گالوں کو دے دوں حیاؤں کا رنگ
تیرے آنچل پہ جاناں سجا دوں دھنک
روپ تیرا سراپا بنا دوں دھنک

پیار کے تیرے سپنوں میں ہوں گلستاں
ہو خیالوں پہ رنگینیوں کا سماں
تیری ہر سوچ میں یوں ملا دوں دھنک
روپ تیرا سراپا بنا دوں دھنک

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

تیرے رنگوں کی جلوے غلامی کریں
تجھ کو آ کر ستارے سلامی بھی دیں
تیرے قدموں پہ جاناں جھکا دوں دھنک
روپ تیرا سراپا بنا دوں دھنک

وہ افق پر بنایا ہے رنگوں کا گھر
ہے وہی تیری میری امنگوں کا گھر
چل میرے ساتھ تجھ کو دکھا دوں دھنک
روپ تیرا سراپا بنا دوں دھنک
آ تری مانگ میں ، میں سجا دوں دھنک

رموزفطرت

ہیں یہ فطرت کے رموزِ آئینہ چشمِ شعور
ذرّے ذرّے میں ہے قدرت کے کرشموں کا ظہور

دونوں عالم میں کوئی تخلیق بے معنی نہیں
یعنی اِس ارض و سماء میں کچھ بھی لایعنی نہیں

چشمِ بینا چاہیئے پر دیکھنے کے واسطے
فردِ محکم ہے ضروری سوچنے کے واسطے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

ذرّے ذرّے کی یہاں خوبی میں معیوبی بھی ہے
عیب جس شے میں ہے شامل، اِس میں کچھ خوبی بھی ہے

گوہرِ نایاب بن سکتا ہے اَحقر بھی یہاں
سدرۂ عظمت کو چھو لیتا ہے کمتر بھی یہاں

گویا شوکت کی حقارت اصل میں اولاد ہے
یعنی دنیا ناز کی توہین سے آباد ہے

ہے یہاں پستی کی نسبت سے ہی رفعت کی نمود
گِل کے گارے سے ہوا تعمیر آدمؑ کا وجود

پھاند لی جاتی ہے جب حد مقرر جہل کی
رحمت اللعالمینؐ بنتا ہے خونِ ہاشمی

مِل کے دانہ خاک میں بنتا ہے زیبِ گلستاں
درحقیقت موت باعث ہے حیاتِ جاوداں

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

گل بداماں ہے جسے کانٹوں پہ سونا آ گیا
لطف ہنسنے میں سے ہے جس کو رونا آ گیا

شاہکار خاکی پر حاوی ہے فطرت کا عمل
اِس لئے کیچڑ میں لیتی ہے جنم شاخ کنول

بھائی اپنے بھائی کے فارغ نہیں احسان سے
ایک انسان منسلک ہے دوسرے انسان سے

ہے بنا انسان تکمیل اخوت کیلئے
آدمی دنیا میں آیا ہے محبت کیلئے

رشتے ناطے سب جہاں میں پیار کی دولت سے ہیں
مِلّتیں دنیا میں قائم رشتہ الفت سے ہیں

رنگ لاتی ہے حنا فطرت کا یہ دستور ہے
چھپ نہیں سکتی قبا فطرت کا یہ دستور ہے

وہ خط!

میں نے وہ خط سنبھال رکھّے ہیں
اور دل سے لگا کے رکھّے ہیں

جن میں اب بھی تمہاری یادیں ہیں
جن میں اب بھی تمہاری خوشبو ہے
لفظ ہیں آج بھی مہکتے گلاب
آج بھی ان میں وہ ہی جادو ہے
آ کہ پڑھ کر سناؤں میں تجھ کو
میں نے وہ خط سنبھال رکھّے ہیں

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

پیار کے وہ حسیں گلے شکوے
خط میں بے جا شکائتیں کرنا
شوقِ دیدار کی تڑپ لکھ کر
حال پر پھر عنائتیں کرنا
جو ہیں لطف و کرم کا زندہ ثبوت
میں نے وہ خط سنبھال رکھّے ہیں

دل پہ اشکوں کے آج تک قطرے
درد کی داستاں سناتے ہیں
اور محبّت کے لفظ پھیلے ہوئے
دل میں اک لہر سی اٹھاتے ہیں
ان ہی لہروں میں ڈوبنے کیلئے
میں نے وہ خط سنبھال رکھّے ہیں

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

سب سے چھُپ کر جو تو نے لکھّے تھے
دِیپ کی روشنی میں راتوں کو
اور خدشہ تھا کوئی جان نہ لے
پیار کی اِن حسین باتوں کو
جن کا رہتا تھا اِنتظار مجھے
میں نے وہ خط سنبھال رکھّے ہیں

جن پہ تیرے لبوں کی مہریں تھیں
اور دلِ خون سے بنایا ہوا
جِس میں اک تیر آر پار کیا
میری جانب سے تھا چلایا ہوا
ہو جو فرصت تو آ دکھاؤں تجھے
میں نے وہ خط سنبھال رکھّے ہیں
اور دل سے لگا کے رکھّے ہیں

دولت

ازل سے دَہر کی کشتی ہے یہ ناخدا دولت
زمانے میں سبھی لوگوں کی ہے یہ دلربا دولت

اگر اس کی رفاقت ہو ملا دیتی ہے بچھڑوں سے
بڑی ظالم ہے دل داروں سے کرتی ہے جدا دولت

یہ پردہ فاش کر دیتی ہے جھوٹے خیر خواہوں کا
مصیبت میں حقیقت سے ہے کرتی آشنا دولت

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

یہ مال و زر یہ جاگیریں ہوس کی ہیں یہ زنجیریں
مگر انساں نہیں سمجھا حقیقت میں ہے کیا دولت

یہ بنگلے، گاڑیاں، زیور، یہ سب گھاٹے کی چیزیں ہیں
ہے تقویٰ مرد کی دولت تو عورت کی حیا دولت

✶✶

یہ گردشِ دوراں کے غم ہیں ، پلکوں پہ سجا لو ، سو جاؤ
چھوڑو بھی تردُد کی باتیں آوارہ خیالو سو جاؤ

کچھ دیر میں رات کی آنکھوں کا کاجل بھی گھُلنے والا ہے
لگ کر سُونی دیواروں سے رنجور اُجالو سو جاؤ

اِس راہِ جہانِ ہستی میں ہر گام پہ کانٹے بکھرے ہیں
یہ درد ہیں ساتھی ، پاؤں سے کچھ خار نکالو سو جاؤ

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

کب فرصت ہے اِس دُنیا کو بیکار کی باتیں سننے کی
تُم مار کے اپنی ہر خواہش ناکام سوالو سو جاؤ

ممکن ہے خواب کی دُنیا میں افسانہ حقیقت بن جائے
تم کروٹ بدلو چاندنی کو سینے سے لگا لو سو جاؤ

دِن بھر جلتے ہوئے رستوں پر نظروں کو بھٹکتے رہنا ہے
کر کر کے بہانے اب عادِل مت نیند کو ٹالو سو جاؤ

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM